**ڈاکٹر عظمت رباب**

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

# کلامِ غالب (اردو) کے مآخذ

**Dr. Azmat Rubab**

Lahore College For Women University, Lahore

## Sources of Ghalib's Urdu Poetry

Ghalib is one of the greatest Urdu poets. His poetry is a source of abiding interests for the Urdu reading public and students of literature and poetry. However it is not well known that he never compiled his complete Urdu Diwan. The current "Deiwan-e-Ghalib" consists only of a part of his poetic creations. The rest of his Urdu poetry is scattered among many manuscripts, Tazkiras and other anthologies which are not well-known even to the students and scholars. In this paper the author enumerates all the primary as well as secondary sources of his Urdu poetry.

---

غالب اردو کے عظیم شاعر ہیں ۔ غالب کی زندگی میں ان کا دیوان پانچ بار شائع ہوا اور وفات کے بعد متعدد قلمی نسخے دریافت ہوئے جنھیں مرتب کر کے شائع کیا گیا یا ان کا آفسیٹ عکس چھاپا گیا۔ مختلف مرتبین نے اپنے اپنے نقطہ نظر کے مطابق ان نسخوں کو ترتیب دیا۔

کلامِ غالب کے ترتیب دینے والے مرتبین کے پیشِ نظر ان کے تمام نسخے نہیں رہے۔ کسی محقق و مرتب کے سامنے ایک یا چند نسخے تھے تو دیگر محققین و مرتبین نے دوسرے نسخوں کے مطابق کلام کو ترتیب دیا۔ غالب کے کلام کے بہت سے مآخذ ہیں جو کہ مکمل کسی کے پاس نہیں تھے، یا تو انھیں ان مآخذ کا علم نہ تھا یا اگر علم تھا تو ان تک رسائی ممکن نہ ہوسکی تھی۔ تمام مآخذ کے سامنے نہ ہونے کی صورت میں متن سے متعلق بہت سے اختلافی مسائل جنم لیتے ہیں ۔ ضروری ہے کہ ان مختلف مآخذ کو ترتیب سے پیش کر دیا جائے۔ ذیل میں ان نسخوں کا مختصر تعارف زمانی اعتبار سے درج کیا جارہاہے۔ یہ زمانی ترتیب قلمی نسخوں کی کتابت کے حوالے سے ہے :

### ا۔ بیاضِ غالب/نسخہ امروہہ/ دیوانِ غالب بخطِ غالب/نسخہ عرشی زادہ

اس نسخے کے مالک توفیق احمد قادری ہیں۔ وہ اس نسخے کو ''نسخہ توفیقیہ''[1] کا نام دینے پر مصر ہیں ۔نثار احمد فاروقی نے اسے ''نسخہ امروہہ'' کا نام دیا۔[2] اکبر علی خاں نے اسے ''دیوانِ غالب بخطِ غالب'' کا نام دیا ہے۔[3] مرتب کی مناسبت سے اسے نسخہ عرشی

زادہ بھی کہا گیا ہے۔[۴] عبدالقوی دسنوی نے اسے نسخہ بھوپال ثانی کہا۔[۵] جلال الدین اسے ''دیوانِ ریختہ'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔[٦] یہ دیوان پہلے پہل ''نقوش'' میں'' بیاضِ غالب'' کے نام سے ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا تھا۔ اس نسخے کے اتنے ناموں سے قطع نظر یہ نسخہ 1969ء میں بہت زیرِ بحث اور متنازع رہا۔ کچھ محققین نے اسے خطِ غالب ماننے سے انکار کر دیا اور کچھ نے اسے جعلی نسخہ قرار دیا۔[۷] اس کے حق او رمخالفت میں بہت سے مضامین لکھے گئے جس میں طرفین نے اپنے اپنے دلائل دے کر اپنے نقطہ نظر کو واضح کیا۔ اکبرعلی خاں نے اس نسخے کا سنہ کتابت ۱۸۱۶ء متعین کیا ہے۔ اس پر بھی بہت بحث ہوئی اور نکتے اٹھائے گئے۔

درج بالا تمام حقائق کے مدِ نظر اب تک کے دستیاب نسخوں میں زمانی اعتبار سے یہ پہلا نسخہ قرار پایا۔ اس نسخے کو اکبرعلی خاں عرشی زادہ نے متعارف کرایا ہے اور یہ نسخہ ستمبر 1969ء میں ادارہ یادگارِ غالب رام پور سے شائع ہوا۔ اس کا تعارف آل احمد سرور نے لکھا اور اس نسخے کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> ''مخطوطۂ بھوپال جو اب غائب ہے اور جس کی بنیاد پر نسخۂ حمیدیہ تیار کیا گیا تھا چوبیس سال کی عمر تک کے کلام پر مشتمل تھا اور وہ بھی غالب کے ہاتھ کا نہ تھا اب یہ مخطوطہ جو مخطوطۂ بھوپال سے پانچ سال پہلے کا اور غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یہ ثابت کر دیتا ہے کہ غالب نے نہ صرف بہت کم عمری میں شاعری شروع کی بلکہ بہت جلد ایک خاص بلندیٔ فکر اور رفعت تخیل حاصل کر لی اور بیدل سے گہرے ذہنی رابطے کی وجہ سے جلد ہی ان کے رنگ میں اپنا ایک مقام پیدا کر لیا۔''[۸]

اس نسخے میں غزلوں کی تعداد 254 ہے جن میں سے 240 متن میں جبکہ 14 حاشیوں میں درج کی گئی ہیں۔ گیارہ (11) اردو رباعیات بھی شامل کی گئی ہیں۔ فارسی کی تیرہ (13) رباعیات بھی اردو رباعیات سے قبل درج کی گئی ہیں۔ اس نسخے میں اردو اشعار کی کُل تعداد 1563 ہے۔

## ۲۔ نسخۂ بھوپال (نسخۂ حمیدیہ)

اس قلمی دیوان کی کتابت نومبر 1821ء میں تکمیل کو پہنچی تھی۔ یہ نسخہ بھوپال کے کتب خانہ حمیدیہ میں موجود تھا۔ اس نسخے کو بھوپال کے ڈائریکٹر سررشتۂ تعلیم مفتی انوار الحق نے 1921ء میں شائع کیا۔ یہ نسخہ کتب خانہ حمیدیہ بھوپال سے چوری ہو گیا تو اس کی اہمیت کے پیشِ نظر حمید احمد خاں نے 1938ء میں لی گئی یادداشتوں کی بنا پر مطبوعہ نسخے سے اس کا موازنہ کیا اور اسے نئے سرے سے ترتیب دیا جو مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوا۔[۹]

اس نسخے کے متن کی جو تفصیل دیوانِ غالب نسخہ عرشی (نقش ثانی) کے مقدمے میں درج کی گئی ہے[۱۰] وہ مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہونے والے دیوانِ غالب نسخہ حمیدیہ طبع دوم سے کچھ مختلف ہے۔ نسخہ حمیدیہ میں ردیف الف، م، ن اور ردیف ی کے اشعار کی تعداد میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ہمارے سامنے نسخہ بھوپال موجود نہیں ہے اس لیے نسخہ عرشی میں دی گئی معلومات سے موازنہ کیا گیا ہے۔ یہ اختلاف صرف متن کے اشعار پر مشتمل ہے اس میں حواشی اور آخر کے اشعار کی تعداد کو شامل نہیں کیا گیا۔ ذیل میں ان ردیفوں اور اشعار کی تعداد درج کی جا رہی ہے جن میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

| ردیف | نسخہ بھوپال | نسخہ حمیدیہ |
| --- | --- | --- |
| الف | 405 | 404 |
| م | 36 | 34 |
| ن | 189 | 188 |
| ی | 788 | 787 |
| کل تعداد (متن) | 2111 | 2106 |

نسخہ بھوپال کے حواشی اور آخر میں دیے گئے اشعار کی تعداد عرشی نے 305 درج کی ہے۔ اس طرح نسخہ بھوپال کو ابتدا میں مفتی انوار الحق اور بعد ازاں حمید احمد خاں نے ترتیب دیا۔ اس کے بعد بھی اس مجموعے کا کلام مختلف صورتوں میں دواوین میں شامل کیا جاتا رہا ہے۔

## ۳۔ نسخۂ شیرانی

تاریخی اعتبار سے دیوانِ غالب کی ترتیب میں نسخہ شیرانی تیسرے نمبر پر آتا ہے۔ یہ نسخہ حافظ محمود خاں شیرانی کے ذخیرۂ کتب میں تھا جو بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں محفوظ کر دیا گیا۔ مجلس ترقی ادب لاہور نے اس کا فوٹو آفسیٹ 1969ء میں شائع کیا۔[۱۱] یوں اس مخطوطے کا عکس اب ہر اہلِ علم کی دسترس میں ہے۔ اس پر سنِ کتابت درج نہیں ہے لیکن امتیاز علی خاں عرشی نے داخلی شواہد کی بنا پر یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اس کا سنِ کتابت 1826ء ہے۔[۱۲]

اس نسخے میں صفحہ 106 تک غزلیات درج کی گئی ہیں جس کے کل اشعار 1927 ہیں۔ صفحہ 107 سے قصیدے کے اشعار شروع ہو گئے ہیں۔ نونیہ قصیدے کے 63 اشعار اس مخطوطے میں دیے گئے ہیں۔ نسخہ عرشی میں اس نسخے کا تعارف کراتے ہوئے اس کی تعداد 53 درج کی گئی ہے اور کل تعداد 2068 دی گئی ہے۔ قصیدے کے اشعار کے شمار میں عرشی صاحب سے سہو ہوا ہے۔ یوں اس نسخے کی درست ترتیب یوں بنتی ہے:

| | | | |
| --- | --- | --- | --- |
| غزلیات کے اشعار کی تعداد: | 1927 | قصائد کے اشعار کی تعداد: | 63 |
| حواشی پر درج اشعار کی تعداد: | 88 | کُل تعداد اشعار: | 2078 |

## ۴۔ گلِ رعنا

غالب نے اردو اور فارسی کلام کا یہ انتخاب 1244ھ میں کلکتہ میں مولوی سراج الدین کی فرمائش پر کیا تھا۔ گلِ رعنا کے مختلف مخطوطوں کی مدد سے مالک رام،[۱۳] سید قدرت نقوی[۱۴] اور وزیر الحسن عابدی نے اسے اپنے اپنے نسخوں کی مدد سے علیحدہ علیحدہ مرتب کیا ہے۔ مالک رام کو گلِ رعنا کا نسخہ سید نقی بلگرامی نے نذر کیا تھا جبکہ وزیر الحسن عابدی نے حکیم محمد نبی جمال سویدا کے نسخہ کو مدِنظر رکھا۔ سید قدرت نقوی کو گلِ رعنا کا نسخہ مشفق خواجہ کے توسط سے سید احمد وصی بلگرامی سے ملا تھا۔

سب سے پہلے حسرت موہانی کو گلِ رعنا کا نسخہ کہیں سے ملا تھا۔ انھوں نے اس نسخے سے چند اشعار 1905ء میں شرحِ کلامِ غالب میں شامل کر کے گلِ رعنا کے متن کی نشاندہی کی تھی ۔ مالک رام کو سید نقی بلگرامی سے گلِ رعنا کا ایک مکمل نسخہ دستیاب ہوا۔1969ء میں غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر گلِ رعنا کے دو اور مخطوطوں کا علم ہوا۔ ایک نسخۂ خواجہ (خواجہ محمد حسن) اور دوسرا حکیم محمد نبی جمال سویدا کا نسخۂ سویدا۔ نسخۂ خواجہ پر تاریخِ کتابت 1244ھ ہے جبکہ نسخۂ سویدا کی تاریخِ کتابت 1252ھ ہے اور دیباچے کی تاریخ 1245ھ ہے ۔ وزیرالحسن عابدی نے دونوں نسخوں کا مقابلہ کر کے گلِ رعنا مرتب کی ۔ قدرت نقوی نے بھی گلِ رعنا کو ترتیب دیا۔ انھوں نے نسخۂ وصی احمد پر متن کی بنیاد رکھی اور دیگر نسخوں سے موازنہ کیا۔ گلِ رعنا کے کل اشعار کی تعداد 455 ہے۔ اس میں اردو غزلیات کا انتخاب شامل کیا گیا ہے۔ دیگر اصناف اس میں شامل نہیں ہیں۔

### ۵۔ نسخۂ لاہور

نسخہ لاہور پنجاب یونیورسٹی کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔ قدرت نقوی کے مطابق یہ وہ نسخہ ہے جو غالب نے مہاراجہ جے پور کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے تیار کرایا تھا۔ عرشی کے مطابق ''خط بتا تا ہے کہ نواب فخر الدین محمد خاں بہادر کا لکھا ہوا ہے جو میرزا صاحب کے مشہور اور پسندیدہ کاتب تھے ۔'' (دیوانِ غالب نسخہ عرشی ،صفحہ 115) پنجاب یونیورسٹی لاہور سے یہ نسخہ غائب ہو گیا اور کسی طرح ڈاکٹر سید معین الرحمٰن تک پہنچا جنھوں نے 'نسخہ خواجہ' کے نام سے اس کا عکس مع کمپوز نستعلیق متن 1998 میں ڈیلکس اور عام ایڈیشن کی صورت میں شائع کیا۔ بعد ازاں انھوں نے اسے وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے حوالے کر دیا۔

مقدمے میں اس نسخے کا تعارف درج کرتے ہوئے ڈاکٹر سید معین الرحمٰن نے کئی مقامات پر لکھا ہے کہ قاضی عبدالودود نے نسخہ جامعہ پنجاب اور امتیاز علی خاں عرشی نے نسخہ لاہور کے جو مشتملات درج کیے ہیں وہ نسخہ خواجہ کے مطابق ہیں ۔ لکھتے ہیں :

> ''قاضی عبدالودود نے 'مخطوطہ دیوانِ غالب' کتب خانہ دانش گاہِ پنجاب ، لاہور اور مولانا امتیاز علی عرشی نے 'نسخہ لاہور' کے طور پر جس مخطوطے کے کوائف پیش کیے ہیں ، بڑی حد تک جزئیات سمیت اس کی تفصیلات اور علامات وہی ہیں جو زیرِ نظر نسخہ خواجہ میں موجود ہیں ۔''[۱۵]

اسی طرح صفحہ 38 پر لکھتے ہیں :

> ''جسے مولانا امتیاز علی عرشی 'نسخہ لاہور' کہہ رہے ہیں وہ اپنے کوائف اور مشمولات کے اعتبار سے قریب قریب وہی ہے جو 'نسخہ خواجہ' کے طور پر پیشِ نظر اور ہدیۂ ناظرین ہے ۔''[۱۶]

درج بالا بیانات کے مدِ نظر یہ بات محلِ نظر ہے کہ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن اسے نسخۂ خواجہ قرار دینے پر مصر ہیں ۔ اس کی وجۂ تسمیہ محض عقیدت کی بنا پر تو سمجھ میں آتی ہے لیکن نسخے کے مشتملات تو اس کے نسخہ لاہور ہونے ہی پر دلالت کرتے ہیں ۔ اس کا اظہار رشید حسن خاں نے بھی کیا ہے ۔ وہ املائے غالب میں لکھتے ہیں:

> ''۔۔۔اس کا حوالہ 'نسخۂ لاہور' کے نام سے دیا گیا ہے (یوں کہ اسے 'نسخۂ خواجہ' کہنے کا جواز میری سمجھ میں نہیں آتا۔''[۱۷]

اس نسخے کا سالِ ترتیب مولانا عرشی نے 1852ء قیاس کیا ہے۔ آخر میں بعنوان ''خاتمہ'' نیر کی تقریظ ہے جس کا سالِ ترتیبِ دیوان 1254ھ/ مارچ 1838ء تا مارچ 1839ء مندرج ہے۔ لیکن مولانا عرشی کا قیاس یہ ہے کہ غالب کی مشہور غزل ''سب کہاں ، کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہوگئیں'' اس میں شامل ہے جو دہلی اردو اخبار مورخہ 28/ اگست 1852ء میں اس تصریح کے ساتھ شائع ہوئی تھی کہ اس ہفتے کے مشاعرے کا کلام ہے اور 1853ء کی کہی ہوئی کوئی غزل وغیرہ موجود نہیں۔ مولانا عرشی لکھتے ہیں:

> ''اندرونی شہادت ثابت کرتی ہے کہ اسے اول سے آخر تک میرزا صاحب نے پڑھا ہے اور اکثر جگہ اغلاطِ کاتب کی اصلاح بھی کی ہے۔'' [۱۸]

عرشی نے اس نسخے کے اشعار کی جو تعداد درج کی ہے وہ اصناف وار تو درست ہے لیکن اس کی مجموعی تعداد کے شمار میں ان سے غلطی ہوگئی ہے۔ انھوں نے تعداد 1547 درج کی ہے۔ ہم نے اصناف وار تعداد کے بعد جب اس کے کل اشعار کی تعداد شمار کی تو 1548 بنتی ہے۔ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن نے بھی اس سہو کی نشاندہی کرتے ہوئے درست تعداد درج کی ہے۔ اس نسخے کے مشتملات کی تعداد ذیل میں درج کی جا رہی ہے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| غزلیات کے اشعار کی تعداد: | 1312 | قصائد کے اشعار کی تعداد: | 162 |
| قطعات کے اشعار کی تعداد: | 50 | رباعیات کے اشعار کی تعداد: | 24 |
| | | نسخہ لاہور کے کل اشعار کی تعداد: | 1548 |

## دیوانِ غالب کے دیگر قلمی نسخے

درج بالا نسخوں کے علاوہ دیوانِ غالب کے قلمی نسخوں میں نسخۂ رام پور قدیم ، نسخۂ بدایوں ، نسخۂ دیسنہ ، نسخۂ کریم الدین ، نسخہ رام پور جدید وغیرہ شامل ہے۔ ان نسخوں کی نقول دستیاب نہیں ہوسکیں۔ امتیاز علی خاں عرشی نے دیوانِ غالب اردو کے مقدمے میں جو تفصیلات درج کی ہیں ان کے مطابق:

نسخہ رام پور قدیم میں غزلیات ، قصائد ، قطعات اور رباعیات کا انتخاب شامل ہے۔ اس نسخے میں نسخہ بھوپال اور نسخہ شیرانی والی قرأت ہی کو دہرایا گیا ہے۔ اشعار کی کل تعداد 1067 ہے۔

نسخہ بدایوں میں اشعار کی کُل تعداد 1102 ہے۔

نسخہ دیسنہ میں اشعار کی کُل تعداد نسخے کے الفاظ کے مطابق ''غزل و قصیدہ و قطعہ و رباعی ہزار و نود و ہشت اند یافتم'' (1098) ہے۔

نسخہ کریم الدین میں اشعار کی تعداد 1107 ہے۔

نسخہ رام پور جدید میں اشعار کی تعداد 1795 ہے۔

دیوانِ غالب کے درج بالا قلمی نسخوں کی تفصیل سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ غالب نے ان نسخوں کو مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کو بھجوانے کے لیے ترتیب دیا۔ لہٰذا مکتوب الیہ کے ذوق اور غالب سے ان کے تعلقات کی بنیاد پر ترتیب دیے جانے کی

وجہ سے ان نسخوں کے کلام میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے ۔ ان نسخوں کے اشعار کی تعداد اور کلام سے ہم اس نتیجے پر بآسانی پہنچ سکتے ہیں کہ غالب نے اپنا مکمل کلام کسی ایک نسخے میں کبھی بھی ترتیب نہیں دیا۔ انھوں نے اس طرف توجہ نہیں دی کہ وہ اپنا مکمل کلام ہیئتی وحدت کی ترتیب کے ساتھ شائع کریں۔ یہی رجحان ان کی زندگی میں چھپنے والے نسخوں میں بھی سامنے آتا ہے ۔

## اردو دیوانِ غالب کی طباعت (غالب کی زندگی میں )

غالب کی زندگی میں ان کا دیوان پانچ بار شائع ہوا۔ان کا مختصر تعارف ذیل میں درج ہے :

### ۱۔ پہلا مطبوعہ ایڈیشن

غالب کے دیوان کا پہلا مطبوعہ نسخہ مطبع سید الاخبار دہلی میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔یہ مطبع سرسید کے بھائی سید محمد خاں بہادر نے دہلی میں قائم کیا تھا او رسید المطابع یا مطبعِ سید الاخبار کے نام سے شائع ہوا تھا۔ شعبان 1257ھ (اکتوبر 1841ء) میں دیوان اس مطبع میں چھپنا شروع ہوا اور 27 رمضان تک زیرِطبع رہا۔صفحات کی تعداد 108 جبکہ اشعار کی تعداد 1093 ہے ۔نواب ضیاء الدین احمد خان بہادر نیر کی تقریظ ہے ۔ یہ تقریظ 1254ھ مطابق 1838ء میں لکھی گئی ۔

### ۲۔ دوسرا مطبوعہ ایڈیشن

پہلے نسخے کے چھ سال بعد مئی 1847ء میں دوسرا ایڈیشن مطبعِ دارالسلام دہلی (مطبع صادق الاخبار) نے چھاپ کر شائع کیا۔ نیر کی تقریظ میں سنہ 1254ھ ہی ہے مگر اشعار کی تعداد ''یک ہزار و یک صد و اند'' بنا دی گئی ہے ۔اس نسخے میں سولہ اشعار کا اضافہ ہے ۔غزلیات میں نواب تجمل حسین خاں کی مدحیہ غزل کا اضافہ ہوا ہے جس کے چودہ اشعار ہیں نیز قطعات میں بیسنی روٹی والا دو شعر کا قطعہ بڑھا دیا گیا ہے۔یوں کل تعداد 1109 ہوگئی ہے۔

### ۳۔ تیسرا مطبوعہ ایڈیشن

1857ء کے ہنگامے سے قبل غالب نے اپنا کلام کتابت کرا کے نواب یوسف علی خاں بہادر کو رام پور بھیجا تھا۔اس کی ایک نقل انھوں نے نواب ضیاء الدین خاں نیر کی تاکید پر انھیں دلی بھجوائی۔ غالب جب رام پور سے میرٹھ گئے تو مصطفیٰ خاں کے ہاں گئے وہاں منشی ممتاز علی نے کہا کہ ایک کتاب فروش عظیم الدین ان کے دیوان کو چھاپنا چاہتا ہے لہٰذا دیوانِ اردو انھیں بھجوا دیں۔ نواب مصطفیٰ خاں نے اس کی تصحیح کی ذمہ داری قبول کی تو غالب نے دہلی آ کر نواب ضیاء الدین سے دیوان لے کر انھیں بھجوا دیا۔ جب منشی شیو نرائن نے غالب کا کلام چھاپنے کی خواہش کا اظہار کیا تو غالب نے انھیں وہ مذکورہ دیوان واپس منگا کر اس کا پارسل بھجوا دیا کیونکہ میرٹھ میں ابھی تک اس کی طباعت شروع نہ ہوئی تھی۔

کسی وجہ سے منشی شیو نرائن نے اس کی طباعت میں تاخیر کی تو غالب نے محمد حسین خاں کو چھاپنے کی اجازت دے دی۔یوں دیوانِ غالب کی تیسری طباعت 1861ء کو مطبعِ احمدی سے ہوئی۔ اشعار کی تعداد 1796 ہے۔ غالب کے دیکھنے کے باوجود اس میں اغلاط موجود تھیں ۔اس لیے ناچار غلط نامہ لکھا اور وہ اس کے ساتھ چھپا۔

### ۴۔ چوتھا مطبوعہ ایڈیشن

غالب کی تصحیح کے باوجود اس اشاعت میں بہت سی اغلاط موجود تھیں ۔ چنانچہ محمد حسین خاں کے کہنے پر غالب نے ایک مطبوعہ

نسخے کی تصحیح کر دی جو جون 1862ء کو مطبع نظامی کانپور سے شائع ہوا۔اس میں دو غزلوں کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ عرشی نے اس میں کچھ بنیادی اغلاط کی نشاندہی بھی کی ہے ۔اشعار کی تعداد 1802 ہے ۔یہی نسخہ بعد میں متداول دیوان کی صورت میں بار بار شائع ہوتا رہا۔

### ۵۔ پانچواں مطبوعہ ایڈیشن

غالب نے نسخہ رام پور جدید کی جو نقل منشی شیونرائن کو بھیجی تھی ، اس کی طباعت آگرہ میں 1861ء ہی میں شروع ہو گئی تھی۔ 1863ء میں مطبع مفید خلائق آگرہ سے یہ دیوان شائع ہوا۔اس میں اشعار کی تعداد 1795 ہے۔اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یائے معروف و مجہول اور ہائے ہوز و مخلوط میں فرق کیا گیا ہے۔

## غالب کی وفات کے بعد کلامِ غالب کی ترتیب اور طباعت

جس طرح غالب کی زندگی میں غالب نے اپنے کلام کا انتخاب کیا اسی طرز پر ان کی وفات کے بعد بھی مجموعے ترتیب دیے گئے ۔ ان مجموعوں کی ترتیب اس نکتے پر رکھی گئی تھی کہ غالب نے اپنی زندگی میں جو نسخے مرتب کیے تھے اور ان میں کلام کا انتخاب پیش کیا تھا ان کی تاریخیں معلوم ہیں یا معلوم ومتعین کی جا سکتی ہیں۔ ان تاریخوں کو بنیاد بنا کر کلام کو تاریخی ترتیب سے پیش کرنے کا رجحان فروغ پا گیا۔ اس کی ابتدا ڈاکٹر عبداللطیف نے کی لیکن ان کے مرتبہ نسخے کی طباعت مکمل نہ ہو سکی۔ ان کے بعد شیخ محمد اکرام نے اردو اور فارسی کلامِ غالب کو مختلف ادوار میں تقسیم کر کے ''غالب نامہ'' میں پیش کیا۔ محمد حنیف نے 1847ء کے مطبوعہ ایڈیشن کے تمام کلام کو ردیف وار مرتب کیا جس میں تمام اصناف کو ردیف وار جمع کر دیا گیا۔تحقیقی اعتبار سے ایک معتبر کام امتیاز علی خاں عرشی کا ہے ۔ انھوں نے تمام معلوم و دستیاب قلمی او رمطبوعہ نسخوں اور کلام کی مدد سے غالب کے کلام کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔نسخہ عرشی کی بنیاد پر کالی داس گپتا رضا نے کلامِ غالب کو گیارہ حصوں میں منقسم کر دیا۔

تاریخی ترتیب کے علاوہ جو اشاعتیں ''دیوانِ غالب'' اور''کلیاتِ غالب''کے عنوان سے ہوئیں ان میں بھی غالب کا مکمل کلام موجود نہیں ہے بلکہ کسی ایک نسخے کو بنیاد بنا کر چند مزید اشعار شامل کر دیے گئے ہیں۔ان نسخوں کا مختصر تعارف ذیل میں درج ہے :

### ا۔ کلیاتِ غالب (اردو) مرتبہ اصغر حسین خاں نظیر لدھیانوی

اصغر حسین خاں نظیر لدھیانوی نے ''کلیاتِ غالب (اردو)'' کے نام سے غالب کے کلام کا جو مجموعہ ترتیب دیا[۱۹] وہ دراصل نسخہ حمیدیہ کے متن پر مشتمل ہے اور اس کے بعد ضمیمے میں دیگر کلام شامل کر دیا گیا ہے ۔انھوں نے اس بات کی وضاحت پیش لفظ میں بھی کر دی ہے جو کہ ڈیڑھ صفحے پر مشتمل ہے۔متن میں نسخہ حمیدیہ کو متن کے طور پر درج کرنے کے بعد جو دیگر کلام بطور ضمیمہ درج کر دیا ہے اس میں کچھ فارسی کلام بھی شامل ہے، فہرست سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔پیش لفظ سے بھی یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ مرتب کو یہ کلام دیا گیا اور انھوں نے اپنے پیش لفظ اور یوسف جمال انصاری کے مقدمے کے ساتھ اسے پیش کر دیا۔ یہ مقدمہ تنقیدی ہے جس میں غالب کے خاندانی پس منظر اور خصوصیاتِ کلام کو بیان کیا گیا ہے۔

غالب نے نسخہ بھوپال کے بہت سے اشعار کے پہلے یا دوسرے مصرعوں میں تبدیلی کر دی تھی،نظیر لدھیانوی نے غالب کے کہے ہوئے آخری متن کو درج کرنے کے بجائے نسخہ بھوپال کے متن اور بعد میں تبدیل شدہ متن دونوں ہی کو متن میں شامل کر

دیا ہے ۔مثلاً غالب نے کہا تھا :

جراحت تحفہ ، الماس ارمغاں ، نا دیدنی دعوت
مبارکباد اسدؔ غمخوارِ جانِ دردمند آیا

غالب نے اس شعر کے پہلے مصرع میں یوں تبدیلی کر دی تھی

جراحت تحفہ ، الماس ارمغاں ، خونِ جگر ہدیہ

نظیر لدھیانوی نے پہلے دونوں مصرعوں کو ایک ساتھ درج کر دیا ہے ۔[۲۰]

### ۲۔ دیوانِ غالب مرتبہ غلام رسول مہر

غلام رسول مہر کا مرتبہ دیوانِ غالب شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور سے شائع ہوا ۔[۲۱] مقدمے میں غالب کے اصل و نسب اور حالات کا مختصراً جائزہ پیش کیا گیا ہے ۔ اس کے بعد غالب کی زندگی میں شائع ہونے والے دواوین کا تذکرہ کیا ہے۔

مرتب نے کلام کو دو بڑی قسموں میں منقسم کیا ہے ۔ ایک 1841ء تک کا کلام یعنی دیوان کی اشاعت اول سے قبل کا کلام اور دوسرا دور 1861ء تک کا کلام۔ اس تقسیم کے تحت حاشیوں میں ان کے حوالے درج کیے ہیں۔مثلاً پہلی غزل کا پہلا شعر یہ دیا گیا ہے :

بسکہ ہوں غالب اسیری میں بھی آتش زیر پا
موے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا[۲۲]

اس کے حاشیے میں گلشنِ بے خار کا حوالہ دیا ہے ۔

''گلشنِ بے خار ، ص ۱۳۹ دوسرا شعر''[۲۳]

### ۳۔ دیوانِ غالب مرتبہ حامد علی خاں

حامد علی خاں کا مرتبہ دیوانِ غالب ، غالب کی وفات کی صد سالہ تقریبات کے سلسلے میں مجلس یادگارِ غالب ، پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ۱۹۶۹ء شائع کیا گیا تھا۔[۲۴] ہمارے پیش نظر جو نسخہ ہے وہ الفیصل پبلشرز لاہور سے 1995ء میں شائع ہوا ہے۔ مرتب نے جون 1862ء کے مطبوعہ نسخہ مطبع نظامی کو متن کی بنیاد بنایا ہے ۔اس نسخے کے متن میں بہت سے مقامات غور طلب ہیں ۔مثلاً الف ردیف کا ایک شعر یوں درج کیا گیا ہے

بیاں کیا کیجیے بیدادِ کاوش ہاے مژگاں کا
کہ ہر اک قطرۂ خوں دانہ ہے تسبیحِ مرجاں کا

دوسرے مصرعے میں ''اک'' پر حوالہ نمبر درج کر کے حاشیے میں اسے یوں درج کیا ہے :

''ا۔''اک کی جگہ قدیم نسخوں میں ''یک'' چھپا ہے ۔''[۲۵]

مرتب نے اس کی وضاحت نہیں کی کہ اگر قدیم نسخوں میں ''یک'' چھپا ہے تو انھوں نے ''اک'' کا استعمال کیوں کیا جبکہ غالب ''ہر'' کے ساتھ ''اک'' کے بجائے ''یک'' کو استعمال کیا کرتے تھے اور اسی کو درست سمجھتے تھے۔[۲۶]

اسی طرح الف ردیف کا ایک شعر یوں درج کیا ہے:

دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جائیں گے کیا

حاشیے میں اس کا حوالہ یوں درج کیا ہے:

''ا۔قدیم نسخوں میں قافیے ''فرماویں''، ''جاویں'' وغیرہ چھپے ہیں ۔ بعد کے بعض نسخوں میں ''فرمائیں''، آئیں'' وغیرہ قافیے ہیں مثلاً شونرائن اور طباطبائی میں۔''[۲۷]

درج بالا یہ شعر قدیم نسخوں میں جس طرح درج کیا گیا ہے وہ یوں ہے اور یہ وہ نسخے ہیں جنھیں غالب نے خود ترتیب دیا یا اپنی نگرانی میں تیار کرایا لہٰذا درج ذیل متن ہی درست ہونا چاہیے۔

دوست غمخواری میں میری سعی فرماویں گے کیا
زخم کے بھرتے تلک ناخن نہ بڑھ جاویں گے کیا

### ۴۔ دیوانِ غالب مرتبہ مالک رام

دیوانِ غالب کا جو نسخہ مطبع نظامی کانپور سے 1862ء میں شائع ہوا تھا اس متن کو مالک رام نے ترتیب دیا ہے جو غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی سے 1979ء میں شائع ہوا۔[۲۸] مالک رام کے مطابق یہ غالب کا سب سے آخری صحیح کردہ متن ہے اور اس میں کلام بھی سب سے زیادہ ہے لیکن بعض محققین نے ان کی تدوین و ترتیب سے اختلاف کیا ہے۔

### ۵۔ دیوانِ غالب (نسخۂ عرشی)

مولانا امتیاز علی خاں عرشی نے ''دیوانِ غالب'' مرتب کیا جس کا پہلا ایڈیشن انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ سے 1958ء میں شائع ہوا۔ دوسری بار اضافوں کے ساتھ جون 1992ء میں مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوا۔ہمارے زیرِ نظر یہی نقشِ ثانی ہے۔

مولانا عرشی نے غالب کے کلام کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پہلے حصے کا عنوان ''گنجینۂ معنی'' ہے۔ اس میں وہ اشعار درج کیے گئے ہیں جو نسخہ بھوپال اور نسخہ شیرانی میں تھے لیکن 1833ء کے مرتبہ دیوان سے غالب نے خارج کر دیے تھے۔ دوسرے حصے کا نام ''نوائے سروش'' ہے۔ اس میں متداول کلام ہے جسے غالب نے اپنی زندگی میں لکھ اور چھپوا کر تقسیم کیا تھا۔ تیسرا حصہ ''یادگارِ نالہ'' کے عنوان سے ہے۔اس میں وہ کلام ہے جو دیوانِ غالب کے کسی نسخے کے متن میں نہ تھا لیکن بعض نسخوں کے حاشیوں یا خاتمے میں یا غالب کے خطوط میں یا ان کے نام سے دوسروں کی بیاضوں میں پایا گیا تھا یا وقتاً فوقتاً اخبارات و رسائل میں چھپ کر اہلِ ذوق تک پہنچ چکا تھا۔ چوتھے حصے ''بادآورد'' میں نسخہ عرشی زادہ کا کلام شامل ہے۔[۲۹]

**۶۔ دیوانِ غالب کامل( تاریخی ترتیب کے ساتھ ) مرتبہ کالی داس گپتا رضا**

نسخہ عرشی کے بعد اہم نسخہ کالی داس گپتا رضا کا ''دیوانِ غالب کامل ۔تاریخی ترتیب کے ساتھ'' ہے ۔[۳۰] گپتا رضا نے متن کی بنیاد نسخہ عرشی پر رکھی ہے تاہم انھوں نے اس کی ترتیب میں یہ تبدیلی کی ہے کہ غالب کے مختلف قلمی اور مطبوعہ نسخوں کی تاریخ کتابت یا تاریخ اشاعت کے مطابق متن کو تقسیم کر دیا ہے اور غالب کے کلام کو گیارہ ادوار میں تقسیم کر دیا ہے ۔

**پہلا دور: 1807ء تا 1812ء**

اس میں عمدہ منتخبہ اور عیار الشعرا میں شامل کلامِ غالب شامل ہے ۔

**دوسرا دور: 1813ء تا 1816ء**

بیاضِ غالب( دیوانِ غالب بخطِ غالب مرتبہ اکبر علی خاں عرشی زادہ ) کا کلام اس دوسرے دور میں شامل کیا گیا ہے۔

**تیسرا دور: 1817ء تا 1821ء**

اس میں نسخہ بھوپال مشمولہ نسخہ حمیدیہ کا کلام ہے ۔

**چوتھا دور: 1822ء تا 1826ء**

یہ کلام نسخہ شیرانی میں شامل شاعری پر مشتمل ہے ۔

**پانچواں دور:1827ء تا 1828ء**

نسخہ شیرانی کے حواشی پر مندرج کلام اور گلِ رعنا میں شامل کلام پر مشتمل ہے ۔

**چھٹا دور: 1828ء تا 1833ء**

نسخہ رام پور اول ( قدیم ) کا کلام ۔

**ساتواں دور :1834ء تا 1847ء**

اس دور میں متفرق مجموعوں کا کلام شامل ہے مثلاً انتخابِ غالب ،نسخۂ بدایونی، پہلا مطبوعہ ایڈیشن ،نسخۂ دیسنہ ،نسخۂ کریم الدین ( کراچی ) ، اور دوسرا مطبوعہ ایڈیشن۔

**آٹھواں دور :1848ء تا 1852ء**

نسخۂ لاہور کا کلام اس دور میں شامل کیا گیا ہے ۔

**نواں دور: 1853ء تا فروری 1857ء**

اس دور میں نسخۂ رام پور جدید اور قادر نامہ شامل ہے۔

**دسواں دور: مئی 1857ء تا1862ء**

اس دور میں تیسرے اور چوتھے مطبوعہ ایڈیشن کا کلام ہے ۔

**گیارھواں دور:1863ء تا 1867ء**

اس میں متفرق کلام شامل ہے ۔

کالی داس گپتا رضا نے کلامِ غالب کو تاریخی ترتیب سے مرتب کرنے کی کاوش کی ہے لیکن حقیقت میں یہ مکمل تاریخی نہیں ہے۔ طریق کار یہ اختیار کیا گیا ہے کہ نسخہ بھوپال 1816ء کا کتابت شدہ ہے تو اس میں موجود کلام کو 1816ء سے قبل یا اسی سال کے تحت کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح نسخۂ شیرانی، حمیدیہ، لاہور اور مطبوعہ دواوین کے تحت کلام کو سنین میں بانٹ دیا گیا ہے۔ چونکہ اس دیوانِ غالب کامل میں کلام کو تاریخی اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے اور آخر میں جو فہرست ہے وہ بھی اسی اعتبار سے ہے۔ یوں کلامِ غالب کی ردیف وار ترتیب نہ ہونے کی وجہ سے یہاں بھی وہی مسئلہ پیش آتا ہے جس کا سامنا نسخہ عرشی کے قارئین کو کرنا پڑتا ہے یعنی ردیف وار کسی ایک غزل کی تلاش بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ عرشی نے کم از کم متداول دیوان کی ترتیب کو محفوظ رکھا تھا لیکن رضا نے اسے بھی مزید تقسیم کر دیا۔

درج بالا قلمی اور مطبوعہ نسخوں کی کیفیات سے ہم درج ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں

**۱۔ یہ قلمی اور مطبوعہ نسخے مختلف مقاصد کے لیے ترتیب دیے گئے:**

۱۔ کسی راجہ یا نواب کو بھجوانے کی غرض سے

۲۔ کسی دوست یا شاگرد کی فرمائش پر

۳۔ طباعت کے نقطہ نظر سے

۴۔ مالی منفعت یا فائدے کی غرض سے

**۲۔ ان نسخوں میں غالب کا مکمل کلام موجود نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے:**

۱۔ جس نواب یا راجہ کو دیوان کا انتخاب بھیجا گیا، ان کے ذوق کے مطابق کلام کا انتخاب کیا گیا

۲۔ مشکل پسندی کے اعتراضات کے مدِ نظر آسان اشعار کا انتخاب

۳۔ یہ نسخے زیادہ تر مطلا و مجلّا تھے اس لیے غالب زیادہ صفحات کے متحمل نہ ہو سکتے تھے

۴۔ کاتب کا کلام صاد کر کے دے دیتے تھے

**۳۔ ان انتخابات کی وجہ سے کلام کی ترتیب برقرار نہیں رہی:**

۱۔ مکمل غزلیات نہیں ہیں۔ غزلیات کے منتخب اشعار شامل کیے جاتے تھے

۲۔ کچھ غزلیات کا تو صرف ایک یا دو شعر دیے گئے ہیں

۳۔ فردیات کو بھی غزلیات کے ذیل میں درج کر دیا گیا ہے۔

۴۔ غزلیات کی طرح دیگر اصناف کی بھی یہی صورت ہے۔ قصائد، رباعیات وغیرہ کا بھی انتخاب ہی دیا گیا ہے۔

**۴۔ غالب کا مکمل کلام ہیئتی وحدت کے ساتھ پیش نہیں کیا گیا:**

۱۔ غزلیات اور دیگر اصناف ایک مکمل ہیئت اور وحدت کے حامل ہوتے ہیں۔ اگرچہ غزلیات کے اشعار کے موضوعات

ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں لیکن ان میں قافیہ، ردیف اور بحر اسے ہیئتی وحدت مہیا کرتے ہیں ۔ ان تمام نسخوں میں اس کا خیال نہیں رکھا گیا۔

۲۔ غزلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہے۔ ایک نسخے میں غزل کے کچھ اشعار ہیں تو دوسرے نسخے میں کچھ اور ۔ غزل مکمل صورت میں موجود نہیں ہے ۔ اگر ایک نسخے میں مکمل غزل ہے تو وہ ایک مقام پر نہیں ہے بلکہ اسے مختلف اجزا میں بانٹ دیا گیا ہے ۔ غزل کے ان اشعار کو ایک حصے میں درج کر دیا گیا ہے جو ابتدا میں لکھے گئے تھے اور بعد ازاں غالب نے انھیں ترک کر دیا تھا۔ غزل کے دیگر اشعار دوسرے حصے میں دے دیے گئے ہیں ۔

۳۔ کلام کو تاریخی اعتبار سے تقسیم کرنے کے نقطہ نظر نے بھی کلامِ غالب کے حصے بخرے کر دیے ہیں ۔

**۵۔ دیوانِ غالب کی ترتیب اس دور کے رجحان کے مدِ نظر کی جاتی تھی :**

ا۔ غالب کے دور میں قصائد کو زیادہ اہمیت دی جاتی تھی اس لیے دیوان کی ترتیب میں پہلے قصائد اور بعد میں غزلیات درج کی جاتی تھیں۔

۲۔ آج کل یہ رجحان بدل چکا ہے ۔ اب غزلیات اور فردیات و قطعات کی زیادہ اہمیت اور پسندیدگی ہے اس لیے غزلیات کو پہلے درج کرنا چاہیے لیکن زیادہ تر پرانا طریق کار ہی اپنایا جا رہا ہے۔

**۶۔ محققین نے دیوانِ غالب کی ترتیب میں ان مآخذ کو مدِ نظر رکھ کر غالب کا کلام اپنے اپنے نقطہ نظر سے پیش کیا ہے :**

ا۔ قلمی نسخوں کی بنیاد پر کلام ترتیب دیا گیا مثلاً مفتی انوار الحق نے نسخہ بھوپال کو دیوانِ غالب نسخہ حمیدیہ کے نام سے ترتیب دیا۔ حمید احمد خاں نے اسی نسخے میں ترمیم و تبدیلی کر کے شائع کیا ۔ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن نے دیوانِ غالب نسخہ لاہور کو نسخہ خواجہ کا نام دیا اور شائع کر دیا۔ اکبر علی خاں عرشی زادہ نے ۱۸۱۶ء کے قلمی نسخے کو ''دیوانِ غالب بخطِ غالب'' کے نام سے شائع کر دیا۔

۲۔ غالب کی زندگی میں شائع ہونے والے چوتھے مطبوعہ ایڈیشن (نسخہ نظامی، ۱۸۶۲ء) کو متداول دیوان کے طور پر شائع کیا گیا۔ مثلاً مالک رام، حامد علی خاں وغیرہ ۔

۳۔ قلمی اور مطبوعہ نسخوں کے سنہ کتابت و اشاعت کی تعین کی بنا پر کلامِ غالب کو تاریخی اعتبار سے ترتیب دیا گیا مثلاً عبداللطیف، شیخ محمد اکرام، امتیاز علی خاں عرشی، کالی داس گپتا رضا اور مولانا غلام رسول مہر وغیرہ۔

دیوانِ غالب کی اہمیت کے پیشِ نظر کلامِ غالب مختلف مآخذ کی بنا پر ترتیب دیا جاتا رہا ہے اور اس کی مقبولیت کے پیشِ نظر آئندہ بھی ان مآخذ کی بنا پر نئے نقطہ ہائے نظر اور رجحانات کے مطابق غالب کا کلام ترتیب دیا جاتا رہے گا لیکن یہ بات طے ہے کہ مآخذ کی تاریخ، تصنیف کی تاریخ نہیں ہوتی بلکہ یہ کسی مجموعے کی تاریخِ تکمیل ہوتی ہے لہٰذا ان مجموعوں کی بنیاد پر کلامِ غالب کو تاریخی ترتیب دینا ان مجموعوں کی ترتیب تو ہو سکتی ہے، کلام کی نہیں۔ اس نقطۂ نظر پر غور کرنے کی ضرورت ہے ۔

## حوالہ جات


۱۔ نقوش، غالب نمبر (3)، شمارہ نمبر 166، 1971ء، ص376

۲۔ ایضاً

۳۔ اکبر علی خاں عرشی زادہ (مرتب) دیوانِ غالب بخطِ غالب، دہلی: پربھات آفسیٹ پریس، ستمبر 1969ء

۴۔ امتیاز علی خاں عرشی (مرتب)، دیوانِ غالب نسخہ عرشی، لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم، 1992ء

۵۔ نقوش، غالب نمبر (3)، محولہ بالا، ص 412

۶۔ جلال الدین، قدیم ترین نسخہ دیوانِ غالب کی دریافت، مشمولہ نقوش، شمارہ 112، اگست 1969ء، ص 31

۷۔ کمال احمد صدیقی، بیاضِ غالب تحقیقی جائزہ، سری نگر کشمیر، ادارہ مطالعاتِ غالب، س۔ن

۸۔ اکبر علی خاں عرشی زادہ (مرتب) دیوانِ غالب بخطِ غالب، دہلی: پربھات آفسیٹ پریس، ستمبر 1969ء، ص 9

۹۔ حمید احمد خاں (مرتب)، دیوانِ غالب نسخہ حمیدیہ، لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم 1992 ء

۱۰۔ امتیاز علی خاں عرشی، دیوانِ غالب نسخہ عرشی، ص 91

۱۱۔ دیوانِ غالب نسخہ شیرانی، فوٹو آفسیٹ، لاہور: مجلس ترقی ادب، 1969ء

۱۲۔ دیوانِ غالب نسخہ عرشی، ص 29

۱۳۔ مالک رام (مرتب)، گلِ رعنا، دلی، علمی مجلس، 1970ء

۱۴۔ سید قدرت نقوی (مرتب)، گلِ رعنا مع آشتی نامہ، کراچی: انجمن ترقی اردو، 1975ء

۱۵۔ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، دیوانِ غالب، نسخہ خواجہ، لاہور: اعجاز پبلی کیشنز، 1998ء، صفحہ 35

۱۶۔ دیوانِ غالب، نسخہ خواجہ، صفحہ 38

۱۷۔ رشید حسن خاں، املائے غالب، کراچی: ادارہ یادگارِ غالب، 2000ء، ص26، ابتدائیہ

۱۸۔ امتیاز علی خاں عرشی (مرتب)، دیوانِ غالب نسخہ عرشی، لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم، صفحہ 116

۱۹۔ کلیاتِ غالب اردو مرتبہ خان اصغر حسین خاں نظیر لدھیانوی، لاہور: مکتبہ کاروان، س۔ن

۲۰۔ ایضاً، صفحہ 2

۲۱۔ غلام رسول مہر (مرتب) دیوانِ غالب، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1967ء

۲۲۔ ایضاً، صفحہ 20 متن

۲۳۔ ایضاً، حاشیہ

۲۴۔ حامد علی خاں (مرتب) دیوانِ غالب ، لاہور : الفیصل پبلشرز، 1995ء

۲۵۔ ایضاً،صفحہ نمبر 9

۲۶۔ بحوالہ املاے غالب ،رشید حسن خاں، کراچی: ادارہ یادگارِ غالب، صفحہ 176

۲۷۔ دیوانِ غالب مرتبہ حامد علی خاں، صفحہ 18

۲۸۔ مالک رام (مرتب) ، دیوانِ غالب ، دہلی : غالب انسٹی ٹیوٹ ، 1979ء

۲۹۔ امتیاز علی خاں عرشی (مرتب)، دیوانِ غالب نسخۂ عرشی ، لاہور: مجلس ترقی ادب ،طبع دوم ،1992ء

۳۰۔ کالی داس گپتا رضا (مرتب) کلیاتِ غالب کامل، تاریخی ترتیب کے ساتھ، کراچی : انجمن ترقی اردو ، 1997ء